کتاب:چهل حدیث اربعین پہلا حصہ

<"xml encoding="UTF-8?>

کتاب:چهل حدیث اربعین پہلا حصہ
(زیارت اربعین کاطریقہ ، زائر کی خصوصیات اور زیارت کی فضلیت)
تحریر:جواد محدثی
ترجمہ: یوسف حسین عاقلی

مقدمہ

قالَ رَسُـولُ اللّه صلي الله عليه و آله وسلم:«مَنْ حَفِظَ من اُمّتی اربعینَ حدیثاً ممّا یحْتاجُونَ الیه فی اَمرِ دینهم، بَعَثَهُ اللّهُ عزّوجلّ یومَ القیامةِ فَقیهاً عالماً» (بحار الأنوار، ج ۲، ص ۱۵۶، ح ۱۰)

میری امت میں سے جس نے چالیس احادیث حفظ کر لیں جو اس کےدینی امور کی ضرورت ہو، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فقیہ اور عالم کی شکل میں مبعوث فرمائے گا۔

«زائریعنی زیارت کرنےوالے»، جو بھی ہو، زیارت جب بھی انجام پائے، قبر یں اور مزارات جہاں کہیں بھی ہو، جس سر زمین پر بھی ہو،

یہ انسان کے اندر روحانیت اور معنویت کی نشوونما کا مرکز ہےنیز انسانوں میں الہی اقدار کو مضبوط کرنے کا ایک میدان رزم ہے۔

چاہے وہ «خانہ خدا یعنی بیت اللہ» کی زیارت ہو،

یا خواہ وہ روضہ ومرقد «رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم »،کی زیارت ہو، یا اولیاء دین اور بزرگان دین کی قبور اور«جنت البقیع»میں مدفون مظلوموں کی قبروں کی زیارت ہو، جنگ احد کے شہداء کا مدفن ہو یا مکہ کے قبرستان ابوطالب میں آرام کی نیند سونے والوں کی قبروں کی زیارت ہو، یا پوری دنیا کے مختلف شہروں اور زیارت گاہوں دور و نزدیک میں مدفون حضرات کے قبور کی زیارت ہو!

یہ سب انسان کے قلب و روح کو روشن کرنےاور امید بخشنے کے واسطے ہیں، یہاں تک کہ مؤمنین اور صالحین کی قبروں کی زیارت بھی انسان کو آخرت کی یاد اورصلاح و اچھے امور اور کمال حسنہ کی یاد دہانی اور دلوں میں یاد الٰہی کو بیدار کرتی ہے۔

اسلامی اور مذہبی مقدس مقامات کی زیارت اور وہاں پر جانا لوگوں کے پروردگار عالم کے نزدیک آنے کا سبب ہیں جہاں سے انسان «خضوع» اور"تسلیم" سکون و آرامش کی کیفیت پیدا کرتا ہے، یہ مقدس مقامات انسان کےروح کو پاکیزگی سے بھر دیتے ہیں، انسان کے قلب ودل کو خلوص ، الفت ومحبت اور عشق الہی کی امید سے بھر دیتے ہیں،

معصومین علیہم السلام کےمقدس مزارات پر حاضری، انسان کےلئے تزکیہ نفس اور روح کی پاکیزگی کےراہ میں پہلا قدم ہے۔ یہ آپس کی زیارت اور ملاقاتیں انسان کی«قرب معنوی»کا پیش خیمہ ہیں جس سےعظیم لوگوں اور کمال پرستوں کے ساتھ ہم آہنگی کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

لیکن ---کون سی زیارت؟

آگاھانہ و معرفت کے ساتھ؟ یا تقلیدی و ظاہری شکل کی زیارت؟!...

یاد رکھنا! زیارت فقط ایک تکراری عمل اور بے روح عمل کا نام نہیں ہے۔
زائر کو چاہیے کہ وہ فقط عالیشان عمارتوں اور ان کے در و دیوار،ظاہری شکل و صورت ، روشنی، عظیم ہالز، شیشےکی مانند ٹائلنگ، کاشی کاری اور شیشے کے کام کو دیکھنےسے وہ معصومین کی عظمت و معنویت اور روحانیت سے بے خبر اور غافل نہ ہو۔
زیارت گاہیں پاک وپاکیزہ ماحول فراہم کرتے ہیں اورلوگوں کو دیانت و صداقت اور کمال معنوی کی یاد دہانی ، برائیوں ، صفات رذائل سے دور رہنے اور اعمال حسنہ ،نیکیوں اور صفات حسنہ میں اضافہ کا درس دیتے ہیں۔
ان نورانی قبروں اور مبارک قبروں کی برکتوں میں حاجیوں کا اتنا ہی حصہ ہوگا۔
جتنی مقدار میں میزانِ خداشناسی، معرفتِ خدا، پیغمبرشناسی، امام شناسی اور «معرفت ولیّ معصوم و معرفتِ معصومین علیہم السلام » زیادہ ہوگی، اتنا ہی ان نورانی اور مبارک ضریح سےخوش نصیب زائرین کرام کے معنوی برکات میں بھی اضافہ ہوتا رہےگا
زیارت ایک قسم کا "آئینہ" زائر جس کے سامنے حاضر ہو کر اپنی زیارت کو اس" میزان اورپیمانہ"پر پَرَکْھتا ہے۔
زیارت اپنے آپ کو خصوصا اپنےنفس کو ناپنے کی" کسو ٹی " پر ڈالنا اور خدا کے مقرر کردہ حقیقی انسان کامل ائمہ طاہرین اور اولیاء الہی علیہم السلام جو اصلی ملاک و معیار "آئیڈیل" اور "ماڈل" ہیں پس زائر کو چاہیے کہ اپنے آپ کو ان شخصیات و ہستیوں اور حقیقی انسانِ کامل حضرات کے ساتھ موازنہ کرنا اور اپنے آپ کو ناپ کر ان کے راستوں پرچلنا اور عملی اقدام کرناچاہیے۔
نیکیوں کے آئینے کے سامنے کھڑے ہونے سے انسان کو اپنی"خرابیاں" خود بخود ظاہر ہو جاتی ہیں اور کمال کے آئینے کے سامنے کھڑے ہونے سےسامنےاپنے "نقص و عیب اور صفات رذائل" ظاہر ہو جاتے ہیں۔
ایک زائر ، جب وہ حجت الہی، امامِ معصوم ، اور ایک آئیڈیل شہید کے سامنے کھڑا ہوتا ہے، اور وہ «شناخت» اور«بصیرت» کے ساتھ مذہبی پیشواؤں اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کی روضوں پر حاضر ہوتا ہے اور حقِ معرفت«عارفا بحقّه» ،سچائی" کی شرط کے ساتھ زیارت کرے
ان مذہبی پیشواؤں میں صفات کمالیہ اور خوبیاں سمٹ گئی ہیں اورزائر حضرات کو یہ بات ذہن میں رکھنا چاہیے کہ یہ مذہبی پیشوا،اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کی عظمت کو سمجھنا ان ہستیوں کو خدا کے نور کا مظہر، رب کے فضل و کرم کا سرچشمہ اور اخلاص، ایمان اورعبودیت کے اعلی مظہر کے ہیں اورمعرفت کے ساتھ لازمی ہے کہ انسانِ زائر اپنے اندر موجودخامیوں کا ادراک کرے ، کمزوریوں اور صفات رذائل کے خاتمے کے لئے عملی اقدام اٹھائیں۔
زیارت، زائر کو نفس کی پاکیزگی اور آلودگیوں سے آشنا کرتی ہے۔
زیارت، ان کی روحانیت ومعنویت کو اس کی مادیت اور دنیا داری سے روشناس کراتی ہے۔
زیارت گاہ!یہ وہ جگہ ہے جہاں سے"زائر" "خود شناسی" اور خود کی اصلاح «خودسازی» دوبارہ شروع کرتا ہے، زیارت گاہ !ایک درس گاہ ہےجس میں زائر ایک طالب علم کی مانندہوتا ہے، گویا اس مکتب واسکول کے اساتذہ خود «اولیاءالہی»، جس کی کلاس: " زیارت گاہ"!
امید ہے کہ ہمیں علم و محبت اور معرفت کے سائے میں زیارت گاہ اور مقدس روضوں کی زیارت نصیب فرمائے۔
جواد محدثی

چالیس نورانی احادیث

۱- قالَ الصّـادقُ علیه السلام: زیارَةُ قَبْرِ رَسُولِ اللّهِ وَ زیارَةُ قُبُورِالشُّهَداءِ وَ زیارَةُ قَبْرِالْحُسَیْنِ تَعْدِلُ حِجَّةً مَبْرُورَةً مَعَ رَسُولِ اللّهِ. (وسائل الشیعه، ج10، ص 278)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہرکی زیارت کرنا ، شہداء کے قبورکی زیارت کرنا، اور امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہرکی زیارت کرنا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قبول شدہ حج انجام دینے کے برابر ہےیعنی ثواب میں برابر ہے

۲- قالَ رَسُـولُ اللّه صلي الله عليه و آله وسلم: مَـنْ اَتـانی زائِـرا کُنْتُ شَفیعَهُ یَوْمَ الْقیامَةِ.

(وسائل الشیعه، ج 10، ص 261)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو میری زیارت کے لئے آئے گا، قیامت کے دن میں(رسول خدا ،ص) اس کی شفیع (سفارش اور شفاعت کرنےوالا)ہوں گا۔

۳- قالَ رَسُول اللّه صلي الله عليه و آله وسلم : مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ مِنْ عِنْدِ قَبْری سَمِعْتُهُ وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ مِنْ بَعیدٍ بُلِّغْـتُهُ. (بحارالانوار، ج 97، ص 183)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری قبر مطہرکے پاس آکر مجھے سلام کرے گا میں اسے سنوں گا اور جو مجھ پر دور سے سلام کرے گا میں اسے پہنچا دونگا۔

۴- قالَ رَسُولُ اللّه صلي الله عليه و آله: مَنْ زارَنی اَوْ زارَ اَحَـدا مِنْ ذُرِّیَّـتی، زُرْتُهُ یَوْمَ الْقیامَةِ فَاَنْقَذْتُهُ مِنْ اَهْوالِها (بحارالأنوار، ج 97، ص 123)

رسول خدا صلي الله عليه و آله وسلم نے فرمایا:جو بھی میری ،یا میری اولاد (اہل بیت علیہم السلام)میں سے کسی کی زیارت کرے گا، میں رسول خدا، ص)قیامت کے دن اس شخص کی زیارت کو آؤں گا اور اسے قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے نجات دلاؤں گا

۵- قالَ البـاقِرُ علیه السلام: اِنَّما اُمِرَ النّاسُ اَنْ یَـأْتُوا هـذِهِ الأحْـجارَ فَیَطُوفُوا بِها ثُمَّ یَأتُونا فَیُخْبِرُونا بِوِلایَتِهِمْ وَیَعْرِضُـوا عَلَیْنا نَصْـرَهُمْ. (وسائل الشیعه، ج 10، ص 252)

امام محمدباقر علیہ السلام نے فرمایا: بتحقیق لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان پتھروں (خانہ کعبہ کی طرف اشارہ فرمایا)کے پاس آکراس کا طواف کریں، پھر ہمارے (اہل بیت ع کے)پاس آئیں اور ہمیں ان کی ولایت اور وابستگی سے آگاہ کریں اور انکی مدد کریں

۶- قالَ الصّـادق علیه السلام: اِذا حَجَّ اَحَدُکُمْ فَلْیَخْتِمْ بِزِیارَتِنا، لِأَنَّ ذلِكَ مِنْ تَمامِ الحَـجِّ

(وسائل الشیعه،ج10، ص254)
امام صادق علیه السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی حجّ کے لئے جائے تو اسے(حج کو) ہماری زیارت کے ساتھ اختتام کیا کرو، کیونکہ یہ (ہماری زیارت کرنا) حجّ کی تکمیل کی نشانیوں میں سے ہے۔

۷- قالَ الصّـادق علیه السلام:عاشَتْ فاطِمَةُ بَعْدَ رَسُولِ اللّه(ص)خَمْسَةً وَسَبْعینَ یَوْما لَمْ تُرَ کاشِرَةً وَلاضاحِکَةً، تَأتی قُبُورَالشُّهَداءِ فی کُلِّ جُمْعَةٍ مَرَّتَیْنِ: اَلأِثْنَیْنِ وَالْخَـمیسَ(وسائل الشیعه، ج10، ص 279)
امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت زھرا علیہاالسلام ،رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پچھتر دن اس دنیا میں زندہ رہیں۔مگر اس کم مدّت میں انہیں کبھی بھی خوش اور مسکراتی ہوئی نہیں دیکھا گیا۔ چنانچہ آپ علیہا السلام ہفتے میں دو دن (پیر اور جمعرات) شہداء کی قبروں پر (زیارت کیلئے)جایا کرتی تھیں۔

۸- قالَ الصّـادقُ علیه السلام: مَـنْ زارَنـا فی مَـماتِنـا فَکَأَ نَّما زارَنا فی حَیاتِنـا۔
(بحارالأنوار، ج 97، ص 124)
حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہماری شہادت کے بعد ہماری زیات کرے، تو ایسا ہے کہ گویا اس نے ہماری حیات میں ہماری زیارت کی ہو۔

۹- عَنِ الصّـادقِ علیه السلام فی قَولِهِ تَعالی: «خُذُوا زینَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ» قـالَ: اَلْغُـسْلُ عِنْدَ لِقاءِ کُلِّ اِمامٍ
(بحارالأنوار، ج 97، ص 132)
امام صادق علیہ السلام نے آیت «خُذُوا زِینَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ» ہر عبادت کے وقت اپنی زینت(لباس)کے ساتھ رہو" (مسجدوں میں عبادت کرتے وقت اپنی زینت مانند خشبو وغیرہ اپنے ساتھ لے جایا کرو) کے بارے میں
آپ علیہ السلام نے فرمایا: مقصود یہ ہے کہ ہر امام کی زیارت اور ملاقات کے دوران غسل (کرنا)ہے۔

۱۰- قالَ الصّـادقُ علیه السلام: مَـنْ زارَ واحِـدا مِـنّـا کانَ کَمَنْ زارَ الْحُسَیْنَ علیه السلام۔
(بحارالأنوار، ج 97، ص 118)
امام جعفر صادق علیہ السلام علیہ السلام نے فرمایا: جس نے بھی ہم (چودہ معصومین علیہم السلام) میں سے کسی کی بھی زیارت کریں وہ ایسے ہے جیسےکہ اس نے سید الشہداء حسین علیہ السلام کی زیارت کی ہو۔

۱۱- قالَ الرّضا علیه السلام: اِنَّ لِکُلِّ اِمامٍ عَهْدا فی عُنُقِ اَوْلیائِهِ وَ شیعَتِهِ و اِنَّ مِنْ تَمامِ الْوَفاء بِالْعَهْدِ زِیارَةُ قُبُورِهِم
(من لایحضره الفقیه، ج2، ص577)
حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: بتحقیق ہر امام کے لئے ایک عہد و پیمان ہوتا ہے جو اس کے اولیاء و دوستوں، شیعوں اور پیروکاروں کے کندھوں پر فرض ہوتا ہے اور اس عہد و پیمان کی مکمل وفاداری کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ائمہ طاہرین علیہم السلام کی قبروں کی زیارت کرنا ہے۔

۱۲-قالَ رَسُـولُ اللّه صلي الله عليه و آله لِلْحُسَيْنِ عليه السلام: اَخْبَرَنی جِبْرِئیلُ اَنَّكُمْ قَتْلی وَ مَصارِعُكُمْ شَتّی. فَقالَ عليه السلام لَهُ صلي الله عليه و آله: يا اَبَهْ فَما لِمَنْ يَزُورُ قُبُورَنا عَلی تَشَتُّتِها؟

قالَ صلي الله عليه و آله: يا بُنَیَّ اُولئِكَ طَوائِفُ مِنْ اُمَّتی يَزُورُونَكُمْ يَلْتَمِسُونَ بِذلِكَ الْبَرَكَةَ وَ حَقيقٌ عَلَیَّ اَنْ آتِيَهُمْ يَوْمَ القيامَةِ فَاُخَلِّصَهُمْ مِنْ اَهْوالِ السّاعَةِ...(وسائل الشيعه، ج 10، ص 259)

(حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ: ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زار و قطار رو رہے تھے)توامام حسین علیہ السلام نے فرمایا: ابا جان آپ کیوں رو رہے ہیں؟

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین علیہ السلام سےفرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ تم قتل کیے جاؤ گےجبکہ تمہاری قبریں بکھری ہوئی ہونگی۔

توامام حسین علیہ السلام نے پوچھا: ابا جان! تو اس وقت ہماری قبروں کی پراکندگی کی صورت میں زیارت کرنے والے کوکیا پاداشت اور ثواب ملےگا؟

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نےفرمایا: بیٹا! یہ میری امّت کی ایک گروہ ہے جوتمہاری زیارت کرتے ہیں اور اس زیارت سےفیضِ برکت کے طلب گار رہتے ہیں۔ تو اس وقت میرے اوپر فرض ہے کہ میں قیامت کے دن ان کے پاس جاؤں اور انہیں قیامت کے خوف و ہولناکیوں سے بچاؤں اور نجات دلاؤں۔

۱۳- قالَ رَسُـولُ اللّه صلي الله عليه و آله: يا اَبَـا الْحَسَنِ! اِنَّ اللّهَ تَعالی جَعَلَ قَبْرَكَ وَقَبْرَ وُلْدِكَ بِقاعا مِنْ بِقاعِ الْجَنَّةِ وَ عَرْصَةً مِنْ عَرَصـاتِها وَ اِنَّ اللّهَ جَعَلَ قُلُوبَ نُجَباءَ مِنْ خَـلْقِهِ وَ صَـفْوَةً مِنْ عِبـادِهِ تَحِـنُّ اِلَيْكُمْ وَ تَحْتَمِلُ الْمَذَلَّةَ وَ الْأَذی فَيُعَـمِّرُونَ قُبُورَكُمْ وَ يُكْـثِرُونَ زيـارَتَها(بحارالانوار، ج 97، ص 121)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے امیرالمؤمنین (علیہ السلام)کو مخاطب کر کے فرمایا: اے ابا الحسن! پروردگار عالم نےتمہاری اور تمہاری اولادؤں کی قبر وں کو جنت کے بُقعوں میں سے ایک بُقعہ (قرار دیا ہے) اور اس کی چوکھٹوں کو آستانہ قرار دیاہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنےبرگزیدہ بندوں کے دلوں میں تمہاری محبت و رغبت بخشی ہے جوتمہاری زیارت کے راستے میں ذلت و اذیّت اور رسوائی کو برداشت کرتے ہیں۔ اس حد تک تکلیف برداشت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی جان تک قربان کر کےبھی تمہاری قبروں کو آباد کرتےہیں اور بہت سارے لوگ (مؤمنین و مؤمنات) تمہارے قبر کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

("بُقعہ"غالبا ائمہ طاہرین علیہم السلام اور مذہبی بزرگوں کی قبور وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔جبکہ مختلف اسلامی ادوار اور زمینوں میں لفظ مقبرہ ، مقدس مقام کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے)

۱۴- قالَ الصّـادقُ عليه السلام: مَنْ زارَ جَدّی عارِفا بِحَـقِّهِ كَتَبَ اللّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حِجَّةً مَقْبُولَةً و عُمْرَةً مَبْرُورَةً، وَاللّهِ يَابْنَ مارِدٍ ما تَطْعَمُ النّارُ قَدَما تَغَبَّرَتْ فی زيارَةِ اَميرِالْمؤمِنينَ ماشِيا كانَ اَوْ راكِبا، يَاابْنَ مارِدٍ! اُكْتُبْ هذَاالْحَديثَ

بِماءِالذَّهَبِ. (وسائل الشيعه، ج 10، ص 294)
امام صادق علیہ السلام(ابن مارِد نے اپنے جد امجد امیر المؤمنین علیہ السلام کی زیارت کی فضیلت کے بارے میں سؤال کے جواب میں) فرماتے ہیں: جو شخص بھی میرے جد امجد کی حقِ معرفت کے ساتھ زیارت کرے ، پروردگار عالم اس کے ہر قدم کے عوض اور بدلے میں اس شخص کو ایک حج اور عمرہ مقبول کے برابر ثواب لکھا جائےگا۔
اےابن مارِد! خدا کی قسم ! (قیامت کے دن)آگ اس قدم کو کبھی نہیں جلائے گی جو امیر المؤمنین کی زیارت (سوار یا پیدل) کے راستے میں خاک و غبار آلود ہو جائے۔
اےابن مارِد! اس حدیث کو سونے کے پانی اورسنہری حروف سے لکھ لیں!

۱۵- قالَ الصّـادقُ علیه السلام: اِذا اَرَدْتَ الْحُسَیْنَ فَزُرْهُ وَ اَنْتَ حَزینٌ مَکْرُوبٌ شُعـْثا غُبْرا جائِعا عَـطْشانا۔ (وسائل الشیعه، ج 10، ص 414)
امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہو تو غمگین اور افسردہ حالت، پریشان اور غبار آلود، بھوکے اور پیاسے ان کی زیارت کیا کرو۔

۱۶- قالَ الصّـادقُ علیه السلام: ... ما کانَ مِنْ هذا اَشَدَّ فَالثَّوابُ فیهِ عَلی قَدْرِ الْخَوْفِ، وَ مَنْ خافَ فی اِتْیانِهِ آمَنَ اللّهُ رَوْعَتَهُ یَوْمَ یَقُومُ النّاسُ لِرَبِّ الْعالَمینَ۔ (وسائل الشیعه، ج 10، ص 357)
امام صادق علیہ السلام (نے اپنے ایک صحابی «محمد بن مسلم» سے جو خوف اور اندیشے کے ساتھ اباعبداللّٰہ الحسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے جا رہے تھے)
فرمایا: (اےمحمد بن مسلم!جان لو)یہ زیارت جتنی ہی مشکل اور خطرناک ہو اسی حساب سے اس زیارت کا ثواب و پاداشت میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور جو شخص بھی امام کی زیارت کے راستے میں ڈر و خوف اور ہراس کی حالت میں سفر کرے تو پروردگار عالم اسے قیامت کے دن کی خوف و ہراس سے محفوظ رکھے گا اس وقت جب کہ وہاں تمام لوگ پروردگار کے حضور حاضر کھڑےہوں گے۔

۱۷- قالَ البـاقِرُ علیه السلام: مُرُوا شیعَتَنا بِزِیارَةِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلیٍّ، علیهماالسلام فَاِنَّ اِتْیانَهُ مُفْتَرَضٌ عَلی کُلِّ مُؤمِنٍ یُقِرُّ لِلْحُسَیْنِ علیه السلام بِالِأمامَةِ مِنَ اللّهِ. (بحار الأنوار، ج 98، ص 1، 3 و 4)
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں کو حسین بن علی علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرنے کا حکم دو اور عادت ڈالو، اس لئےکیونکہ ان کی قبراطہر کی زیارت ہر اس مؤمن شخص پر واجب ہے جو پروردگار عالم کی طرف سےمنصوب ِامامت کے معتقد ہے اور ایمان رکھتا ہے۔

۱۸- قالَ رَسُـولُ اللّه صلي الله علیه و آله: سَتُدْفَنُ بَضْعَةٌ مِنّی بِاَرْضِ خُراسانَ لا یَزُورُها مُؤمِنٌ اِلاّ اَوْجَبَ اللّهُ لَهُ الجَنَّةَ وَ حَرَّمَ جَسَدَهُ عَلَی النّارِ. (من لا یحضره الفقیه، ج 2، ص 585)
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے جسم کا ایک حصہ یا ٹکرا سرزمین خراسان میں

دفن ہو گا۔ کوئی مؤمن نہیں جو اس کی زیارت کر سکے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کو واجب قرار نہ دے اور اس کے جسم کو دوزخ وجہنم کی آگ کے لئے حرام قرار نہ دے۔

۱۹- قالَ رَسُـولُ اللّه صلي الله عليه و آله:... مَنْ زارَهُ فَقَدْ زارَنى وَ مَنْ زارَنى فَكَأَنَّما زارَاللّهَ وَ حَقٌّ عَلَى اللّهِ اَنْ لا يُعَذِّبَهُ بِالنّارِ. (وسائل الشيعه، ج 10، ص 352)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے(ابن عبّاس سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت اور آپ علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے بارے میں خبر دیتے ہوئے) فرمایا: جس نے اس(حسین ابن علی) کی زیارت کی گویااس نے میری زیارت کی ہے اور جس نے میری زیارت کی ،گویا اس نے خدا کی زیارت کی ہے اور جوبھی خدا کی زیارت کرےگا تو پرودگار عالم پر لازم ہے کہ اس زائر کو دوزخ و جہنم کی آگ اور عذاب سے محفوظ رکھیں(یعنی وہ زائر جہنم کی آگ سے محفوظ رہےگا)۔

۲۰- قالَ الصّـادقُ عليه السلام: مَنْ كانَ مُعْسِرا فَلَمْ يَتَهَيَّأْ لَهُ حَجَّةُ الاِسْلامِ فَلْيَأْتِ قَبْرَ الْحُسـينِ عليه السلام فَلْيُعَـرِّفْ عِنْدَهُ. (وسائل الشيعه، ج10، ص360)
امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی تنگدستی اور محتاج مند ہونے کی وجہ سےفریضہ حج کی انجام دہی سے قاصر ہو تو اسے چاہیے کہ قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کےلئے آیا کرے اور وہاں عرفہ گزارے۔